سوال

(336) تحریری طلاق کا حکم اوراس کی شرطیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری دختر مسمات صدیقہ بی بی کا نکاح ہمراہ مسمی شمیر علی ولد ناظر حسین قوم راجپوت محلہ انور آباد تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد سے عرصہ تقریبا 2 سال قبل کر دیا تھا۔ جب کہ مسماۃ مذکورہ خاوند مذکور کے ہاں ڈیڑھ سال آباد رہی۔ دوران

آبادگی مابین فریقین گھریلواختلاف کی وجہ سے خاوند مذکور نے مسمات کو مار پیٹ کر اور تین بار تحریر طلاق طلاق طلاق لکھ اوراپنے نفس پر حرام کہہ کہ کر ہمیشہ کےلئے گھر سے باہر نکال دیا ہوا ہے جس کو عرصہ تقریبا 6 ماہ کا ہوچکا ہے۔ اور آج تک کوشش مصالحت کے باوجود بھی صلح نہ ہو سکی۔ اب علمائے دین سے سوال ہے کہ آیا شرعا تین بار طلاق جوکہ خاوند نے تحریری طور پر دی تھی، شرعا واقع ہوچکی ہے یا نہیں؟ نیز مسماۃ نکاح جدید کی حق دار ہے یا نہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں، کذب بیانی ہوگی توسائل خودذمہ دار ہوگا لہذا ہمیں شرعی فتویٰ صادر فرمائیں۔ (سائل: مسمی شیر محمد حقیقی باپ مسماۃ مذکورہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت واقعہ صورت مسؤلہ میں مسمات صدیقہ بی بی دختر مسمی شیر محمد ولد محمد دین راجپوت کوایک رجعی طلاق واقع ہو کر موثر ہوچکی اور نکاح کالعدم قرار پاچکا ہے۔ طلاق تحریری ہویا زبانی کلامی جب بقائمی ہوش وحواس اور بلاجبر واکراہ غیرے ہوتو بلاشبہ بالاتفاق پڑجاتی ہے۔ چنانچہ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ. (1) صحیح البخاری باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ الخ ج 2 ص 793،794

''حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میری امت کے دلوں کے خیالات سے درگزر فرمارکھا ہے جب تک وہ اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنائے یا زبان سے بول کر بیان نہ کرے۔،،

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں ارقام فرماتے ہیں:

واستدل به على أن من كتب الطلاق طلقت إمراته لأنه عزم بقلبه و عمل بكتابته وهو قول الجمهور وشرط مالك فيه الأشهاد على ذلك (2) فتح الباری شرح صحیح البخاری ج 9 ص 345

کہ اس حدیث سے جملہ (مالم تعمل) سے استدلال کیا گیا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو تحریری طلاق دے ڈالے تو اس کی بیوی پر طلاق پڑ جائے گی، کیونکہ اس نے دل سے طلاق دینے کا

رادہ کیااوراس کے ایقاع کےلئے لکھنے کا عمل کیا۔جمہور علمائے امت کا یہی قول ہے کہ تحریری طلاق واقع ہوجاتی ہے ۔

مولانا ابوالحسنات عبدالحی حنفی لکھتے ہیں :

فمن رکن الطلاق التلفظ یدل علیہ فلایقع بمجرد العزم النیۃ کذافی البناء ویلحقہ مایقوم مقامہ کالاشارۃ المفہمۃ والکتابۃ (3) عمدۃ الرعایۃ ج2 ص72 حاشیہ 7.

کہ محض نیت کرلینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک طلاق کےلئے زبان سے ایسا لفظ ادانہ کیا جائے جو طلاق پر دلالت کرتا ہواوراسی طرح واضح اشارہ اور تحریر سے بھی طلاق ہوجاتی ہے ۔

السید سابق مصری ارقام فرماتے ہیں :

والکتابۃ یقع بھا الطلاق ولو کان الکاتب قادرا علی النطق فکما ان للزوج ان یطلق زوجہ باللفظ فلہ اَن یکتب اِلیھا الطلاق واشترط الفقہاء اَن تکون الکتابۃ مستیننۃ مرسومۃ ومعنی کونھا مستینۃ ای ینۃ واضحۃ بحیث تقرأفی صحیفۃ ونحوھا ومعنی کونھا مرسومۃ اَی مکتوبۃ بعنوان الزوجۃ باَن یکتب اِلیھا یا فلانۃ اَنت طالق فاذالم بوجہ الکتابۃ اِلیھا باَن کتب علی ورقۃ اَنت طالق اَوزوجتی طالق فلایقع الطلاق اِلا بالنیۃ لِاحتمال اَنہ کتب ھذہ العبارۃ من غیر اَن یقصد اِلی الطلاق واِنما کتبھا لتحسین خطہ مثلا.(1) فقہ السنۃ ج2 ص219

کہ تحریری طلاق بھی پڑجاتی ہے اگرچہ تحریری طلاق دینے والا گونگانہ بھی ہو،لہذا جس طرح طلاق دہندہ کوزبانی طلاق دینے کا حق حاصل ہے ،اسی طرح وہ اپنی بیوی کی طرف تحریری طلاق بھیجنے کا بھی مجاز ہے ۔تاہم فقہاء نے تحریری طلاق کے وقوع کے یہ دو شرطیں ضروری قراردی ہیں ۔کہ طلاق مستینہ ہو،یعنی خط اتناواضح ہوکہ وہ صاف پڑھاجاتا ہو۔دوسرے یہ کہ تحریرکارخ بیوی کی طرف ہو،یعنی اس میں اپنی بیوی کوخطاب کرت ہوئے یہ احتما ہوسکتا ہے کہ کاتب نے صرف خوشخطی کےلئے اَنت طالق یا زوجتی طالق لکھا ہواور طلاق کی نیت نہ ہو۔ہاں اگر طلاق کی نیت سے لکھا تو طلاق پڑجائے گی ۔

مفتی محمد شفیع آف کراچی لکھتے ہیں :

طلاق بذریعہ تحریر بھی جائز ہے ۔اگر طلاق غیر مشروط لکھی ہوتو جس وقت الفاظ طلاق کاغذ پر آئے اسی وقت طلاق پڑجائے گی ۔بشرطیکہ طلاق نامہ میں اپنی عورت کوخطاب ہو۔کذافی الدرالمختار والشافی ۔طلاق نامہ دوسرے شخص کے پاس بھیجے اور وہ عورت کوسنادے یہ بھی جائز ہے ۔اور طلاق تو لکھنے کے ساتھ ہی پڑجائے گی ۔سنائے یانہ سنائے اورسن کر رسیددے یانہ دے ۔الخ (2) فتاوی دارالعلوم دیوبندج2 ص633.طلاق کنائی)

فیصلہ : صورت مسؤلہ میں بشرط صحت سوال مسمات صدیقہ بی بی کوایک رجعی طلاق پڑچکی ہے ۔اور طلاق نامہ کی خط کشیدہ تصریح کے مطابق آج سےچھ ماہ قبل تحریر کیا گیا تھا۔جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ عدت (تین حیض) پوری ہوچکی ہے ،لہذا موثر ہوکرنکاح ٹوٹ چکا ہے ۔اور مسمات مذکورہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کرلینے میں شرعا مختار ہے ۔مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا ۔یہ محض شرعی فتویٰ ہے مجاز اتھارٹی سے توثیق ضروری ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص824